Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۲۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۷ صفر ۱۳۹۷ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء	نمبر ۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب اللہ تعالیٰ سے انسان کا سچا تعلق ہو جائے تو وہ خطائیں بخش دیتا ہے

خدا تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتبا اور اصطفا فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ (انسان) کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اِس دُنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگذر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

برکات اور فیوضِ الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دِل صاف نہ ہو کچھ نہیں۔ چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصّہ یا گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلّیات آتی ہیں اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہیئے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنا صدق دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے۔ پھر دُنیا کی زندگی میں کوئی ذلّت نہیں اٹھاتا اور نہ تنگئ رزق کی مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے اسے نامراد نہیں رکھتا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۶، صفحہ ۲۷۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

ضعف اور بے چینی کی شکایت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

لندن (بذریعہ تار)۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے بذریعہ تار پھر اطلاع دی ہے کہ محترم سید اقبال شاہ صاحب بعارضہ ہائی بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شاہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا، سنگاپور، ملایا (ملیشیا) آنکھوں کے اپریشن کے سلسلہ میں کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں احبابِ جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی مودبانہ درخواست ہے۔

(عبد الرشید سماٹری۔ کراچی)

مکرم عبد القادر صاحب ضیغم وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبد القادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر تحریک جدید و سابق مبلغ امریکہ ۱۵، ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء کی درمیانی رات وفات پا گئے۔ اِنَّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دُنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۶ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۱۶ر فروری ۱۹۷۷ء

خُدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور پیار کا ایک خاص پہلو

ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی حکمتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ ابتلاؤں کے ذریعہ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے۔ علی الخصوص مومنوں پر جو ابتلاء آتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق تکمیل پذیر ہوں یعنی صبر و رضاء کی قوتیں ترقی کریں اور وہ دُنیا اور اس کی لذات کی طرف جُھکنے کی بجائے خدا کی طرف جھکیں اور اس سے استمداد سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں۔ اِسی لئے مومنوں پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ سزا کے طور پر نہیں بلکہ برنگِ انعام ہوتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ابتلاؤں ہی میں دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں جو مومنوں کو انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بنانے کا موجب بنتے ہیں۔

ابتلاؤں کی اِس اہمیت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضورؑ مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں میں پوشیدہ حکمت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمّ و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیّر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دُنیا بیک دستور ماندے
بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو ہمّ و غم دُنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں۔ اور اِس طرح پر (یعنی ورزش کے ذریعہ) اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان (ہوتی ہے لیکن یہ تکلیف اور تکان) ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اِسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضاء بالقضاء اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اُس پر اِس قسم کے ابتلاء آویں اور تاکہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۹، صفحہ ۲۰۰)

ابتلاؤں کی اِس اہمیت سے حقیقی مومن بخوبی آگاہ ہوتے ہیں اِسی لئے وہ ابتلاؤں کے وارد ہونے پر کبھی پریشان یا ہراساں نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان کے طور پر ان کے لئے ایمان کی پختگی اور اخلاق کی تکمیل کا سامان کیا ہے اور یہ کہ اگر وہ ایمان کی پختگی اور اخلاق کی تکمیل کے اِس سامان سے کما حقّہٗ فائدہ اٹھائیں گے اور صبر و رضا کا نمونہ پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے کام لیں گے تو خدا تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوگا اور ان کے لئے نت نئی ترقیات کے دروازے کھول دے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک نام کے مومن اور حقیقی مومن میں ایک مابہ الامتیاز یہ امر بھی ہوتا ہے کہ جہاں ایک نام کا مومن مصیبت اور ابتلاء کے وارد ہونے پر جزع فزع کرتا اور خدا سے ہی بدظن ہو جاتا ہے وہاں ایک حقیقی مومن ابتلاؤں کے دوران کسی قسم کی گھبراہٹ اور یاس و ناامیدی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس کے خدا نے اسے ایمان میں ترقی کرنے اور اخلاق میں کمال حاصل کرنے کا ایک موقع عنایت کیا ہے اِس لئے وہ صبر سے مصائب کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہو جاتا ہے کہ وہ اسے ان ابتلاؤں میں سرخروئی عطا کرے اور ان ابتلاؤں کو حصولِ افضال کا ذریعہ بنا دے۔

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مومنوں کو تو اپنے افضال و انعامات کا مورد بنانے کے لئے انہیں ابتلاؤں سے دوچار کر دیتا ہے برخلاف اِس کے دوسرے لوگوں کو اِس حال میں چھوڑ دیتا ہے کہ بظاہر انہیں کسی قسم کے ابتلاء یا آزمائش کی ہوا تک نہیں لگتی اور ایک لحاظ سے وہ خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں لیکن بالآخر وہ خوشحالی ہی ان کے لئے ایسے مہیب ابتلاء کی شکل اختیار کر لیتی ہے کہ جس کے گرداب میں سے نکلنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ یہ حالت انتہائی خطرناک ہوتی ہے کیونکہ یہ بالآخر تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس حالت اور اس کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا وہ بدقسمت ہیں، وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی، خدا کی حمد و ثناء اس پر جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور مسرّت کہاں سے میسر آئے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰)

ابتلاؤں کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر ہی حضور علیہ السلام نے اپنے احباب کو مخاطب کر کے مزید فرمایا:۔

"یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے، جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دُنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

الغرض ایمان کی پختگی اور اخلاق کی تکمیل نیز انسانیت کی تربیت اور کمال کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اور اپنے بندوں پر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان اور پیار کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابتلاء سے دوچار کر کے انہیں اپنے غیر معمولی افضال و انعامات کا مورد بنانے کے قابل بناتا ہے۔

ایک سراسر من گھڑت اور بے بنیاد خبر کی پُرزور تردید

روزنامہ "اعلان" کراچی نے اپنے ۵ر فروری ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں ایک شرانگیز خبر شائع کی ہے جس میں سراسر افتراء پردازی سے کام لیتے ہوئے ظاہر یہ کیا ہے کہ گویا جماعتِ احمدیہ نے "پاکستان قومی اتحاد" کے ساتھ طویل مذاکرات کے بعد انتخابات میں اس کے نمائندوں کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ کہ اس بارہ میں احمدیوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ خبر از اوّل تا آخر جھوٹ کا ایک پلندہ ہے اور اس میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ اِس سرتاپا من گھڑت خبر کا مقصد بجز شرانگیزی کے اَور کچھ نہیں۔ ہم اِس من گھڑت خبر کی پُرزور تردید کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز کو جھوٹی خبریں گھڑنے اور انہیں پھیلانے والوں کی فتنہ پردازی اور شرانگیزی سے محفوظ رکھے۔

ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاست سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اِس مسلک پر سختی سے عمل پیرا ہے کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مقدسہ اور اسلام کا عظیم الشان روحانی غلبہ

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ ؎ مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

(مسیح موعودؑ)

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور دیگر صحف آسمانی کا جن لوگوں نے بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے وہ اس امر سے بخوبی واقف و آگاہ ہیں کہ آخری زمانہ بلحاظ خطرناک مفاسد اور گوناگوں فتن کے نہایت نازک ترین زمانہ تھا اور اس ہولناک دور میں اسلام کو ہر قسم کے مصائب و آلام اور حوادث سے دوچار ہونا لازمی امر تھا ایک طرف صلیبی فتنہ کی یلغار اور دوسری طرف دیانندی پرچارکوں کے پیہم حملوں سے خدا تعالیٰ کے دین کو سخت ضعف لاحق ہوا اور دین حق نرغۂ اعداء میں بری طرح پھنس گیا۔ ایسی کسمپرسی اور بے چارگی کی حالت میں اگر خداوند عالم کی طرف سے اپنے پاک دین کی عون و نصرت نہ کی جاتی اور اس کو دنیا میں جاگزیں کرنے اور دیگر مذاہب باطلہ پر عظیم الشان اور عالمگیر روحانی غلبہ دلانے کے لئے کوئی غیبی طاقت ظہور میں نہ آتی اور اسے اغیار کے ہاتھوں سے نجات نہ ملتی تو پھر اسلام کی صداقت کا آخری زمانہ کے لوگوں پر کیونکر راز کھلتا اور یہ کیسے ثابت ہوتا کہ فی الحقیقت اسلام خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین ہے اور اس کی حفاظت اس کے ذمہ ہے۔

جب اسلام کے نام لیوا اسلام کی کشتی کو عظیم بھنور میں دیکھ کر بارگاہ رب العزت میں دعائیں کر رہے تھے کہ الٰہی! اسلام کو اس کے دشمنوں کے حملوں سے تو ہی بچا اور اپنے دین کی مقدس ناؤ کو کنارِ عافیت پر لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مردِ حق کو کھڑا کیا تو اس کے ذریعہ کسی تلوار اور جبر و تشدد سے نہیں (جیسا کہ اسلام کی آئندہ ترقی اور روحانی غلبہ سے مایوس ہونے والے اکثر لوگ تصور کر رہے تھے) بلکہ تائید غیبی۔ دعاؤں کے روحانی ہتھیاروں اور اس کے عظیم الشان تبلیغی کارناموں کی بدولت اسلام کو حیات نو ملی اور خدا کے دین کے چمن میں از سرِ نو موسم بہار آئے اور پھر سے اس کے اشجار روحانیہ کو شیریں پھل لگیں اور اللہ والے اس سے حظ اٹھائیں۔

تعصب سے الگ ہو کر اگر غور کیا جائے تو واقعی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بعثت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا یہی زمانہ تھا اور یہی وہ مبارک دور تھا جس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہونی تھی۔

چنانچہ مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

"اس امت کے پچھلے حصہ کا آغاز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ایک ہزار سال بعد سے ہوگا یعنی سنہ ۱۰۰۰ھ سے۔ وجہ یہ ہے کہ تغیرات اور تبدیلیوں کے سلسلہ میں ایک ہزار سال کو بہت قوی دخل ہے اور چونکہ یہ امت نسخ و تبدیل سے محفوظ ہے تو لامحالہ وہی نسبت وہی طراوت اور رونق جو ابتدائی ہزار سال پہلے تھی ایک ہزار سال بعد جلوہ گر ہوگی شریعت کی تائید اور ملت کی تجدید ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا آنا اس کی دلیل ہے

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد"

(علمائے ہند کا شاندار ماضی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی)

ایک عالم دین ہی نہیں تقریباً سبھی علماء موجودہ زمانہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کی ضرورت و آمد لکھتے اور مانتے چلے آئے ہیں۔

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم دہلوی ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں یوں گویا ہیں کہ

"اے مقدس باپ ..... پروردگار سے کہئے کہ وہ لمعاتِ رسالت محمدیہ سے کوئی چمکار جلد ظاہر فرمائے اور آپ کے اس دین کو محفوظ کر دے جس میں اب رسم ختنہ اور قربانی کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ اسلام جہتوں کے لفافے پر ابراہیمی مہریں سالم ہیں لیکن اندر کے حقیقی نوٹ غائب ہو گئے محض مکتوب الیہ کی فریاد سے وہ نہیں ملیں گے بھیجنے والے کو بھی ہمدرد پوسٹ آفس میں درخواست دینی چاہیئے"

(سوانح عمری حضرت خواجہ حسن نظامی صفحہ ۹۰، ۹۱)

پھر خواجہ صاحب موصوف آستانہ رسالت پر حاضری دیتے ہوئے فریاد کرتے ہیں کہ:۔

"یا رسول اللہ! آپ کا ناکارہ ناخلف حسن نظامی حالِ دل عرض کرنا چاہتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ حی و قیوم کی عنایت سے حضور جسمانی حیات میں موجود ہیں دیکھ سکتے ہیں اور وہ کر سکتے ہیں جو دوسرا نہیں کر سکتا۔ اسلام آپ کا پیارا اسلام آپ کے خدا کا مقبول اسلام آپ کے جد امجد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پسندیدہ اسلام خستہ ہو گیا ہے۔ اعداء نے گھیر لیا وہ اکیلا رہ گیا اس کا کوئی یار و ناصر نظر نہیں آتا ... حکومت ہمارے ہاتھوں سے نکل جا رہی ہے جس میں ہم محکوم ہوا ہیں ہم محکوم تاتار و بخارا میں ہم محکوم ہندوستان میں ہم محکوم۔ ایران کی کشتی ڈگمگا رہی ہے عراق کا گلا کٹ چکا خون بہہ رہا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔"

(سوانح عمری حضرت خواجہ حسن نظامی صفحہ ۱۰۹، ۱۱۲)

جناب علی احمد صاحب عباسی ایم۔ اے سی آر علیگ افیون گنج دہلی کا کہنا ہے کہ "آج ظهر الفساد فی البر والبحر کا مضمون ہے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ بالکل اسی طرح کرنے کا وقت ہے جیسے تیرہ سو برس پہلے ہوئی تھی۔"

(رسالہ "مولوی" دہلی سنہ ۱۹۴۴ء صفحہ ۲۵)

غرض شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو اس زمانہ میں اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کی از سر نو زندگی اور غیروں کے ناپاک حملوں کے دفاع کے لئے ضرورت محسوس نہ کرتا ہو۔ ورنہ ہر درد دل رکھنے والا انسان اس امر کا متمنی تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرستادہ مبعوث کیا جائے تا تجدید دین اور احیاء سنت کا کام سر انجام پا سکے یہ ہی نہیں بلکہ وقت کا بھی یہی تقاضا تھا کیونکہ فی زمانہ سب فتنے اور ملل باطلہ ظہور میں آ چکی تھیں۔ اسلام کو جن کا سامنا کرنا تھا چنانچہ جناب شیخ اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ آنریری سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

"جب انگریزوں نے سکھوں سے پنجاب چھینا تو مسلمان تباہی کے عمیق غار میں گر چکے تھے اس نئے دور میں مسلمانوں کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے عیسائی مبلغوں اور آریہ سماجی پرچارکوں نے ایمان پر دھاوا بول دیا چونکہ قوم کا اپنا کوئی ادارہ موجود نہ تھا اس لئے لاوارث اور بے کس مسلمان بچے بچیاں اور عورتیں ان آریوں اور عیسائیوں کے جال میں پھنسنے لگیں بلکہ ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان کہلانے والے دیانندی مذہب اور عیسائیت کی پھیلائی آغوش میں چلے گئے۔ (ناقل) .... علاج اور تعلیم کی آڑ میں عیسائیوں کی ڈاکٹر اور مشنری عورتیں خوشحال گھرانوں میں بھی سپید پڑنے لگیں حالات کی اس ناگفتہ بہ صورت نے حساس دلوں کو متاثر کیا اور وہ اپنے گردوپیش کا جائزہ لے کر بچاؤ کی تدبیریں سوچنے لگے"

(انجمن کے تعمیری کارنامے صفحہ ۱۱ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ صرف یہ کہ عام مسلمانوں نے ہی اعدائے اسلام کے خطرناک حملوں اور ان کے خطرناک اثرات کو بشدت محسوس کیا اور عظیم فتنوں کی سرکوبی کی ضرورت تسلیم کی بلکہ خود وہ مقدس انسان جسے اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت کھڑا کیا اور جو سلسلہ حقہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"جب وہ (مسلمان - ناقل) نصاریٰ کے فتنے پر نظر کرتے تو ان کو نظر آجاتا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی سخت اور فتنہ اسلام کے لئے کبھی پیدا نہیں ہوا بلکہ جب سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا ہے ایسا خطرناک فتنہ کبھی نہیں اٹھا فلسفیانہ رنگ میں الگ طبعی رنگ میں الگ مذہب اسلام پر زد ہے ہر شخص جو کسی فن میں کسی علم میں کوئی دسترس رکھتا ہے وہ اسی پہلو سے اسلام پر حملہ کرنا چاہتا ہے مرد اور عورتیں واعظ ہیں تو وہ مختلف تدابیر سے اسلام سے بیزاری پیدا کرنا چاہتے ہیں اور عیسائیوں کی طرف لوگوں کو مائل کرتے ہیں شفاخانوں میں جاؤ تو دیکھو گے کہ دوا کے ساتھ عیسوی دین کا وعظ ضرور کیا جاتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ بعض عورتیں یا بچے شفاخانہ میں علاج کے لئے داخل ہوگئے ہیں تو پھر ان کا پتہ اس وقت تک نہیں ملا جب تک وہ عیسائی نہیں بنائے گئے۔ عیسائی پادری سادھوؤں کے رنگ میں وعظ کرتے پھرتے ہیں غرض کوئی طریق وسوسہ اندازی کا ایسا نہیں جو اس قوم نے اختیار نہ کیا ہو۔"

(اخبار "الحکم" قادیان جلد ۲)

پس یہی وہ دور آخر تھا جس میں مسیح موعود کا ظہور خدائی نوشتوں کے مطابق ضروری تھا۔ ارشاد خداوندی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون (الصف) کی نسبت امت مسلمہ کے بعض گذشتہ بزرگوں نے بھی لکھا تھا کہ اس آیت قرآنی میں اسلام کے جس عظیم الشان روحانی غلبہ کا ذکر ہے وہ عالمگیر طور پر مسیح موعود کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوگا۔ چونکہ آخری زمانہ میں اسلام کو سب سے بڑھ کر صلیبی فتنہ سے ہی نقصان پہنچنا تھا اور اس فتنہ عظیمہ کے ذریعہ لاکھوں فرزندان اسلام ارتداد کی راہ اختیار کرتے ہوئے تثلیث پرستوں کی صف میں کھڑے ہوتے تھے اس لئے اس عظیم فتنہ کے استیصال اور اسلام کے عظیم الشان غلبہ کے لئے مسیح موعود نے بارگاہ ایزدی میں بار بار عرض کیا کہ

اس دین کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دین مٹا دے میری دعا یہی ہے

حضرت کاسر الصلیب مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"توجہ سے سننا چاہیئے کہ مسیح موعود کی بعثت کا وقت غلبہ اسلام کا وقت ٹھہرایا گیا ہے اور وہ صلیب کو توڑنے کے لئے آئے گا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کی آمد کی غرض عیسوی دین کا ابطال کلی ہوگا اور حجت اور براہین کے ساتھ جن کو آسمانی تائیدات اور خوارق اور بھی قوی کر دینگے صلیب پرستی کے مذہب کو باطل کرکے دکھا دے گا اور اس کا باطل ہونا دنیا پر روشن ہو جائے گا اور لاکھوں روحیں اعتراف کریں گی کہ فی الحقیقت عیسائی دین انسان کے لئے رحمت کا باعث نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ ہماری ساری توجہیں صلیب کی طرف لگی ہوئی ہیں اور اب صلیب کی شکست میں کیا کمی رہ گئی ہے؟ وفات مسیح کے مسئلہ نے ہی صلیبی مذہب کو پاش پاش کر دیا ہے کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں بلکہ اپنی طبعی موت سے ملک کشمیر میں آ کر مرا تو کوئی عقلمند ہمیں بتائے کہ اس انکشاف سے صلیبی مذہب کا کیا باقی رہتا ہے اگر تعصب اور ضد نے بالکل ہی انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابل فیصلہ نہ بنا دیا ہو تو ہر ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اس مسئلہ سے عیسائی دین کا سارا تار و پود ادھڑ جاتا ہے"

(اخبار "الحکم" قادیان جلد ۵)

شاید بعض لوگ کہیں کہ اپنے منہ تو ہر کوئی اپنی کامیابی اور فتح کا نعرہ بلند کرتا ہے اس لئے اگر بانی سلسلہ احمدیہ یا ان کے ماننے والے یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے عیسائیت کو کامل شکست دے دی ہے اور اسلام کو غالب کر دکھایا ہے تو یہ دعویٰ اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ خود عیسائی دنیا بھی تسلیم نہ کرے کہ واقعی ایسا ہی عمل میں آیا ہے سو ہم بیسیوں شہادتوں میں سے دو شہادتیں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں پادری غلام مسیح صاحب سابق ایڈیٹر "نور افشاں" لاہور لکھتے ہیں کہ :-

"خدا کی مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو انجیل کے بیان مذکورہ کو ٹھکرا کر مصلوب یسوع کی تمام عزت و حرمت پر بغیر صلیب پانے کے قابض ہونے میں کوشاں ہوتے ہیں ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نامی زیادہ مشہور ہے جن کے مرید انگ مسیحی کے مقابل فتح کے نعرے لگانے والے مشہور ہیں۔ جن کی احمدیت نے ذبیح اللہ یسوع مسیح کو جس قدر بے عزت کیا ہے۔ اس قدر باقی مخالفوں کی تمام دنیا نے مل کر نہیں کیا۔" (اثبات صلیب ربیعی فصلی)

مدت ہوئی مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا تھا کہ :-

"احمدیہ جماعت میں یہ کمال ہے کہ وہ عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مسائل اسلامیہ میں بحث کرتے ہیں جس میں محض اسلام کی قوت سے ان کو غلبہ ہو جاتا ہے لیکن وہ اس غلبہ کو احمدیت یعنی مرزائیت کی صحت پر دلیل لاتے ہیں۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

پس یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ آج کی دنیا میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو دلائل و براہین اور خدا تعالیٰ کے روشن نشانوں کے ساتھ تمام مذاہب پر غالب کر دیا ہے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے مقابل اسلام کا کوئی حریف بھی میدان دلائل میں نہیں ٹھہر سکتا وہ زمانہ گیا جب آریہ سماج پنڈت اور عیسائی مناد اسلام کی تباہی کے خواب دیکھ رہے تھے آج کے دور میں اسلام کی صداقت و حقانیت کا آفتاب طلوع ہو چکا ہے جس کی روشنی سے ہزار ہا ظلمتکدے جگمگا اٹھے ہیں۔ تثلیث پرستوں کے ہاں صف ماتم بچھ چکی ہے اور شور و غل مچا ہے کہ یہ کیا ہو گیا جس مذہب کو ہم اپنا شکار سمجھے بیٹھے تھے اور جس کے ماننے والے بھی ماضی قریب میں اسکی حیات نو سے مایوس ہو چکے تھے وہ مذہب اسکی نظروں میں عظیم الشان فتح پا رہا ہے اور دہریت اسکی کامیابی و کامرانی کے گیت گائے جا رہے ہیں اور لاکھوں انسان باطل پرستی سے نجات پاکر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور ہونے جا رہے ہیں۔

اسلام کا جری مسیح موعود کس ایمانی جرأت اور شان و شوکت کے انداز میں اسلام کے اغیار کو نشان نمائی کے میدان میں للکارتے ہوئے یوں مخاطب کر رہا ہے۔

"اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب ہوں گا کیا کوئی ہے کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے ہزار ہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دیئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں" (حقیقۃ الوحی)

جب تک خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعود دنیا میں زندہ رہا وہ برابر اسلام کے حریفوں کو نشان نمائی اور دلائل و براہین کے میدان میں بلاتا رہا اور جو بھی اس کے مقابل آیا اسی نے خدائی نشانوں اسلامی صداقتوں اور دلائل حقہ کے سامنے ہزیمت اٹھائی اور بالآخر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے مقدس مشن کی تکمیل و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام قائم فرما دیا ہے جس کے تحت آج ساری دنیا میں اسلامی مناد پیغام حق کے پہنچانے میں شب و روز مصروف عمل ہیں اللہ تعالیٰ ان مجاہدین اسلام کی مساعی جمیلہ پر برکت ڈال رہا ہے اور ان کے ذریعہ لاکھوں انسان جادۂ مستقیم پر دیوانہ وار کھنچے چلے آ رہے ہیں غرض آج مذہبی عالم میں ایک تہلکہ مچا دکھائی دیتا ہے آج کے دور میں جماعت احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے محیر العقول مالی قربانیاں کی ہیں اور جس طرح زندگیاں وقف کر کے ہزاروں احمدی نوجوان ممالک غیر میں اعلائے کلمۃ الحق میں پوری مستعدی کے ساتھ مصروف ہیں آئندہ دنیا کی تاریخ لکھنے والا مؤرخ بھی ان کے عظیم الشان کارناموں کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔ بلکہ سنہری حروف میں ... اور ان کے جواں ہمت منادوں کے کارناموں کو قلمبند کرتے ہوئے ان کی زندہ باد کے نعرے کے نیچے ابدالآباد تک قائم رکھے گا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۵۸

میں نصر اللہ احمدی ولد چوہدری عنایت اللہ احمدی قوم راجپوت ۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ نصر اللہ احمدی C/O مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ شہر ۔

گواہ شد ۔ قاسم الدین سیالکوٹ شہر ۔

گواہ شد ۔ چوہدری عنایت اللہ احمدی (والد موصی) سیالکوٹ شہر ۔

مسل ۲۲۹۵۹

میں شفیق احمد ولد سردار شکور علی صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال ۔ بیعت جنوری ۱۹۷۵ء ساکن ڈرگ روڈ کراچی ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۶ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میری ماہوار آمد ۱۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ شفیق احمد معرفت مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ بازار ڈاکخانہ پی اے ۔ ایف کراچی ۔

گواہ شد ۔ محمد عثمان چینی مربی سلسلہ احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی ۔

گواہ شد ۔ عبد الباری قیوم شاہد ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۸ ۔

مسل نمبر ۲۲۹۶۰

میں میجر محمود احمد ولد ملک برکت علی صاحب قوم کشمیری ۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال ۔ پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔

العبد ۔ میجر محمود احمد مکان A.338 شاہراہ فاروق اعظم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۔

گواہ شد ۔ منور احمد ولد چوہدری صلاح الدین صاحب راولپنڈی چھاؤنی ۔

گواہ شد ۔ خواجہ عبد الرحمن اسلام آباد ضلع سیالکوٹ ۔

مسل نمبر ۲۲۹۶۱

میں سرور سلطانہ زوجہ بشیر احمد صاحب قوم ابڑو پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱ ۔ زیور طلائی ۱۱ تولے مالیتی ۵۵۰۰/- روپے

۲ ۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔ ۵۰۰۰/- روپے ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ ۔ سرور سلطانہ ۔ انور آباد ضلع لاڑکانہ ۔

گواہ شد ۔ محمد نواز ابڑو (والد موصیہ) ۔

گواہ شد ۔ بشیر احمد ابڑو (خاوند موصیہ) ۔

قائدین سے ضروری گزارش

وصول شدہ رقوم جلد مرکز کو ارسال فرمائیں ۔ نیز چندہ جات کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ فاطمہ صاحبہ بیوہ محمد صدیق صاحب مرحوم مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء صبح دو بجے بعمر ۶۲ سال اچانک وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اسی روز بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی ۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب صدر محلہ دار الصدر شرقی ربوہ نے دعا کرائی ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ۔ آمین

عطاء الرحمن درد

دار الصدر شرقی

ربوہ

شفسل اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے ۔

اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے

جانوروں کی حفاظت کا رسالہ

۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں

کیور ہیومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے

کیور ہیومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی

پانچویں جلد طبع ہو کر تیار ہو گئی

الحمد للہ ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی پانچویں جلد جو سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک کی آیات کی تفسیر پر مشتمل ہے چھپ کر تیار ہو گئی ہے ۔ بہترین کتابت ۔ آفسٹ کی طباعت اور علیٰ جلد ہے ۔ سویڈن سے منگوایا ہوا قرآن پیپر استعمال کیا گیا ہے ۔ حجم ۴۵۰ صفحات ہے ۔

قیمت بیس روپے رکھی گئی ہے ۔ احباب ادارۃ المصنفین سے طلب فرمائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت الحاج مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قراردادِ تعزیت

حضرت الحاج مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۷ء میں جو قرارداد پاس کی اس کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

"حضرت الحاج مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل صحابی ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مختصر علالت کے بعد [illegible] جنوری ۱۹۷۷ء کو (بمطابق ۱۲ صلح ۱۳۵۶ ہش) بعمر چوراسی سال راہیٔ ملکِ عدم ہوگئے ہیں۔ ہم اس عظیم صدمہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے اور اسی سے صبر و رضا بالقضاء اور استعانت کے طلبگار ہیں۔

اپنے ماموں خادمِ خاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے باعث آپ نے عہدِ طفولیت میں حضور علیہ السلام کی زیارت کے بکثرت مواقع پائے۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ حضور علیہ السلام کی طرف سے تفویض کردہ خدمت بجا لائے اور آپ کے بڑے بھائی ملک "محمد عبداللہ بٹ" کا نام اور آپ کا نام بھی ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کی پیشگوئی کے گواہوں کے طور پر تتمہ حقیقۃ الوحی (ص ۵۶) میں درج ہے۔ حضورؑ کی تربیت کا اثر آپ کے ہر قول و فعل میں نظر آتا تھا۔

علماء سلسلہ حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات پر علماء کے خلا کو پُر کرنے کے لئے حضورؑ نے مدرسہ تعلیم الاسلام میں دینیات کی ایک جماعت کھلوادی۔ اس میں داخل ہونے والے اولین دو طلباء میں سے ایک حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب تھے۔ پھر باقاعدہ مدرسہ احمدیہ کھل گیا۔ اس سے فارغ التحصیل ہو کر ۱۹۱۲ء سے آپ خدمتِ سلسلہ میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ کتاب "منصبِ خلافت" میں درج ہے کہ زیرِ انتظام "انجمن ترقی اسلام" گورداسپور میں مولوی عبدالرحمن صاحب جو اُس سال مدرسہ احمدیہ سے اپنا کورس پورا کر کے نکلے (تھے) تبلیغِ اسلام و سلسلہ حقہ میں ہمہ تن مصروف تھے (سرورق آخر)۔

مدرسہ احمدیہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر) اور اکنافِ عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے مبشرین کی ایک کثیر تعداد کے استاد ہونے کا آپ کو شرف حاصل تھا۔ سلسلہ احمدیہ کی خاطر جرمانہ ادا کرنے کی بجائے قید و بند کی صعوبت جھیلنے کا اعزاز آپ کو ملا جبکہ ناجائز طور پر پولیس نے چالیس بیالیس سال پہلے قدیم قبرستان میں ایک وفات یافتہ شخص کی تدفین کرواتے وقت آپ کو گرفتار کر لیا تھا لیکن ہائی کورٹ نے باعزت طور پر بری کر دیا۔

پروفیسر جامعہ احمدیہ، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ، ناظم سپلائی جلسہ سالانہ، ناظم دارالقضاء، رُکن بورڈ قضاء، جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ، رُکن امن کمیٹی بوقت تقسیمِ ملک، صدر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان، ناظر اعلیٰ و وکیل الاعلیٰ اور رُکن انجمن احمدیہ وقفِ جدید کے طور پر اور ان میں سے متعدد مناصب پر بیک وقت فائز رہ کر آپ نے کمال تندہی، سرگرمی، اخلاص، عزم اور بلند ہمتی اور مستعدی سے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے جن کا عرصۂ خدمت تریسٹھ سال پر ممتد ہے۔

آیتِ استخلاف میں جماعتِ مومنین سے وعدۂ الٰہی ہے کہ خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُن کے حالاتِ خوف کو امن میں تبدیل کر دیتا ہے۔ چنانچہ تقسیمِ ملک کے بعد اس وعدہ کا ایفاء ایک دفعہ پھر مرکزِ قادیان و جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے ہوا۔ جبکہ اُن پُرفتن، ہولناک اور نازک ترین حالات میں حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مولوی صاحب کو ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء سے امیر مقامی قادیان اور ۶ مارچ ۱۹۴۸ء سے ناظر اعلیٰ و وکیل الاعلیٰ مقرر فرمایا اور آپ نے تاحیات اِن ہر دو ذمہ داریوں کو نہایت کامیابی سے نبھایا۔ آپ کی شخصیت کا افسران اور مضافات کے غیر مسلم طبقہ پر گہرا ذاتی اثر و رسوخ تھا جو باہمی میل ملاقات میں اضافہ اور تعلقات کی استواری کا موجب بنا اور بھارت میں خلفاء کرام کی روحانی قیادت میں ناقابلِ فراموش خدمات بجا لانے کی سعادت آپ نے پائی اور جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی تقویت اور فعالیت کا باعث بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تعلیم و تدریس قرآن کریم کی تحریک پر آپ باوجود اپنی پیرانہ سالی اور گوناگوں مصروفیات کے آخر وقت تک بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔

سینتیس ۳۷ سال کے قریب بطور میونسپل کمشنر اور بعد تقسیمِ ملک ایک سال بطور وائس پریذیڈنٹ اور ایک عرصہ تک پریذیڈنٹ کے طور پر آپ نے خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ میونسپل کمیٹی نے بطور پریذیڈنٹ آپ کی حسنِ کارکردگی کا اعتراف اپنی ایک قرارداد میں کیا تھا۔ اور تقسیمِ ملک کے بعد آپ ہی اس کمیٹی کی ازسرِ نو تنظیم کا باعث بنے تھے۔ جماعت کے ساتھ معاملات میں غیر مسلم آپ پر فیصلہ چھوڑ دیتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ آپ کا فیصلہ انصاف اور ہمدردی والا ہوگا اور آپ کے فیصلہ پر پوری طرح مطمئن ہو جاتے تھے۔ اور یہ لوگ بالعموم اپنے نجی اور خانگی معاملات میں بھی آپ سے استصواب کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

ایک صحابی، عالم باعمل، دعا گو، جیّد فقیہہ جو وراثت کے متعلق اختصاص رکھتے تھے بیدار مغز، چوکس اور مستعد قائد، انتظامیہ و قضائیہ صلاحیتوں کے مالک، خلافت کے نہایت درجہ فرمانبردار۔ شرع اسلامی پر وسیع نظر رکھنے والے سلسلہ کی ستر سالہ تاریخ جن کی چشم دید گواہ تھی۔ درویشان سے پدرانہ شفقت رکھنے والے بزرگ کی وفات سے جو اپنی ذات میں ایک تناور سایہ دار درخت کا یا ایک انجمن کا رنگ رکھتے تھے جماعت احمدیہ میں [illegible] بھارت میں ایک ناقابلِ تلافی خلاء پیدا ہوا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبران اپنے اس خصوصی اجلاس میں آپ کے اہل و عیال اور دیگر پسماندگان سے اس بھاری صدمہ میں تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اُن کا اور ہم سب کا کفیل اور کارساز اور حافظ و ناصر ہو اور حضرت مولوی صاحب کو اعلیٰ علّیّین میں مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔"

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سلسلہ میں وعدہ کنندگان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اِس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس
پراپرٹی ڈیلرز اقصیٰ ڈسٹرکٹ اینس مارکیٹ ربوہ

ضرورت ڈرائیور

ہمیں ایک کار ڈرائیور کی ضرورت
سابقہ فوجی یا نان فوجی۔ خواہشمند
حضرات اپنے امیر کی چٹھی کے ہمراہ منور حیدر ذیل پتہ
پر رجوع کریں۔

اصغر علی
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴